دُودھ کی پیداوار بڑھانے کا عملی پروگرام

ڈاکٹر محمد قمر بلال، ڈاکٹر محمد اقبال مصطفےٰ

انسٹیٹیوٹ آف ڈیری سائنسز

دفتر کتب، رسائل و جرائدِ جامعہ

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

Office of
University Books
& Magazines
(OUBM)

Publisher:
Prof. Dr. Shahzad M.A. Basra

Editorial Assistance:
Azmat Ali, Muhammad Ismail

Designed by:
Muhammad Asif (University Artist)

Composed by:
Muhammad Amin, Asif Mehmood

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

Price: Rs. 20/-

دودھ کی پیداوار بڑھانے کا عملی پروگرام

اس وقت ملکی سطح پر دودھ کی پیداوار بڑھتی ہوئی انسانی آبادی کو پورا کرنے کے لیے ناکافی ہے۔ دودھ کی سالانہ پیداوار تقریباً 54 ملین ٹن ہے اور اس میں سے 43 ملین ٹن انسانی استعمال کے لیے دستیاب ہے لیکن عوام کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ہر سال دودھ باہر سے منگوانا پڑتا ہے جو ملکی معیشت پر ایک بوجھ ہے۔ دودھ کا معیار ایک سوالیہ نشان ہے اور مصنوعی دودھ کی پیداوار ایک کاروبار بن گیا ہے۔ یہ دودھ انسانی صحت کے لیے انتہائی خطرناک ہے اور یہ کاروبار کرنے والے لوگ انسان کہلوانے کے مستحق نہیں ہیں۔ ایسے کاروبار کا فوری خاتمہ اور قدرتی دودھ کی پیداوار کو بڑھانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اللہ نے ہمیں بہت سے قیمتی وسائل سے مالا مال کیا ہے۔ ہمارے پاس بھینسوں اور گائیوں کی اعلیٰ پیداواری اوصاف والی نسلیں اور ان سے زیادہ پیداوار لینے کے لیے قابل عمل ٹیکنیکس اور ٹیکنالوجیز موجود ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ فارمر حضرات کو متعلقہ معلومات فراہم کی جائیں اور وہ اپنے روایتی طریقہ کار کو چھوڑ کر جدید سفارشات کی روشنی میں جانوروں کی دیکھ بھال شروع کر دیں۔ زیر نظر بروشر کا یہی مقصد ہے۔ فارمرز اگر درج ذیل سفارشات پر عمل کریں تو پاکستان میں سفید انقلاب، مستحکم معیشت، خوشحال فارمر اور معیاری دودھ کی فراہمی مستقل قریب میں ممکن ہے۔

1- انتخاب وخرید

جانور خریدتے وقت احتیاط اور مہارت سے کام لیا جائے اور وہی جانور خریدے جائیں جو پیداواری اوصاف کے حامل ہوں۔ اس ضمن میں جانور کے حیوانہ پر خصوصی توجہ دیں۔ حیوانہ بڑا اور متوازن ہو، چاروں تھن صحیح ہوں اور بہت زیادہ لمبے اور موٹے نہ ہوں۔ حیوانہ کی طرف آنے والی خون کی نالیاں بڑی واضح دیکھائی دیں۔ کم از کم دو چوائی کرنے کے بعد جانور خریدیں۔ چوائی کے

بعد حیوانہ کا سکڑ جانا بھی جانور کی بہتر پیداواری صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر جانور گابھن ہے تو چوائی کے علاوہ اس کے گابھن ہونے کی تسلی بھی موقع پر کریں صرف بیچنے والے کی بات پر یقین نہ کریں۔

ذیل میں جانوروں سے زیادہ دودھ حاصل کرنے کے سنہری اُصول بیان کئے جا رہے ہیں۔

2- خوراک

دودھیل جانوروں کی خوراک سبز چارے اور ونڈے پر مشتمل ہوتی ہے۔ سبز چارہ جانوروں کو اس وقت کھلایا جائے جب یہ غذائیت سے بھرپور (یعنی تنے نرم اور پتے سبز اور زیادہ مقدار میں ہوں) اس وقت چارے میں پروٹین کی مقدار اور ہاضمیت کی شرح زیادہ ہوتی ہے۔ اچھی کوالٹی کا عمدہ سبز چارہ جتنا جانور کھا سکیں دینا چاہیے اس سے ونڈے کی ضرورت کم ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ سارا سال چارے کی فراہمی کو یقینی بنانا ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے ضروری ہے کہ چارے کی نئی ترقی دادہ اقسام کاشت کی جائیں اور چارہ جات کو محفوظ کرنے کے طریقے اپنائے جائیں۔

چارہ جات کی نئی اقسام

قسم چارہ	وقت کاشت	شرح بیج فی ایکڑ	وقت برداشت
میزنٹا	مارچ تا اگست	20 کلوگرام	بوائی کے 3 ماہ بعد
ملٹی کٹ باجرا	وسط مارچ	3-4 کلوگرام	پہلی کٹائی اڑھائی ماہ بعد باقی ہر ڈیڑھ ماہ بعد
باجرا، ہاتھی گھاس ہائبرڈ	فروری تا مارچ، جولائی، اگست	11,000 قلمیں/ جڑیں	پہلی کٹائی 3 ماہ بعد باقی ڈیڑھ تا 2 ماہ بعد
ماٹ گھاس	فروری، مارچ، اگست، ستمبر	11,000 قلمیں/ جڑیں	پہلی کٹائی 3 ماہ بعد باقی ڈیڑھ تا 2 ماہ بعد

سوڈان گھاس	وسط مارچ	8 کلوگرام	پہلی کٹائی 2 اڑھائی ماہ بعد باقی ہر ڈیڑھ دو ماہ بعد
سدابہار	شروع مارچ	10-8 کلوگرام	پہلی کٹائی دو اڑھائی ماہ بعد باقی ہر ڈیڑھ دو ماہ بعد

جب ضرورت سے زیادہ چارہ میسر ہو تو اُسے خمیرہ چارہ یا خشک چارے کی صورت میں محفوظ کر لیا جائے اور جب چارے کی کمی ہو تو اسے استعمال کیا جائے۔ پہلے طریقے سے چارہ محفوظ کرنا ایک عمدہ طریقہ ہے کیونکہ ایسے چارے کو جانور بغیر سبز چارے کے ساتھ مِکس کرنے کے کھا لیتے ہیں لیکن خشک چارے میں سبز چارہ ڈالنا پڑتا ہے۔

خمیرہ چارہ بنانے کے لیے فصل کاٹنے کا بہترین وقت پھول آنے سے قبل کا ہے اس مرحلے پر فصل غذائیت سے بھرپور ہوتی ہے۔ خمیرہ چارہ بنانے کے لیے فصل میں پانی کا تناسب 65 سے 70 فیصد ہو۔ زیادہ پانی ہونے کی صورت میں فصل کو کاٹ کر دھوپ لگوا لینی چاہیے۔ تیاری کا آسان اور مقبول طریقہ یہی ہے کہ چارے کو ٹوکے سے باریک کتر کر چارہ محفوظ کرنے والے گڑھے میں ڈال دیں اور اوپر سے پاؤں یا ٹریکٹر کے ذریعے اتنا دبائیں کہ چارے کے درمیان موجود ساری ہوا خارج ہو جائے بعد ازاں اسے پلاسٹک کی چادر سے ڈھانپ کر اس پر پرالی ڈال کر مٹی اور توڑی سے اس کی لپائی کر دی جائے تاکہ ہوا اندر داخل نہ ہو سکے۔ گڑھے پر مٹی اطراف کی نسبت زیادہ ہونی چاہیے تاکہ بارش کی صورت میں پانی گڑھے میں جذب نہ ہو سکے۔ تقریباً ایک ماہ بعد خمیرہ تیار ہو جاتا ہے۔ اس طریقہ کار کے تحت چارے کو زیادہ عرصے تک باآسانی محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ خمیرہ چارہ نکالنے کے لیے گڑھے کے ایک طرف سوراخ کریں اور اس میں سے ضرورت کے مطابق چارہ نکالنے کے بعد اچھی طرح بند کریں تاکہ ہوا اندر داخل نہ ہو سکے۔ بہتر ہے کہ غیر پھلی دار چارہ جات

جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے ان کا خمیرہ چارہ بنایا جائے اور پھلی دار چارہ جات مثلاً برسیم اور لوسرن کو خشک کر کے محفوظ کر لیا جائے۔ اگر فارمر سبز چارے کی بجائے جانوروں کو سارا سال خمیرہ چارہ (silage) اور خشک چارہ (hay) کھلائے تو پیداوار میں یقینی اضافہ اور اخراجات میں یقینی کمی ممکن ہے۔ اس وقت لوسرن کی ایک ایسی قسم دستیاب ہے جو پہلی کٹائی 60 سے 70 دن پر اور باقی کٹائیاں ہر 25 دن بعد دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ یہ بیج میکسیم کمپنی نے باہر سے منگوایا ہے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ جب برسیم کی بڑھوتری بہت زیادہ ہوتی ہے تو وہ کھیت میں گلنا سڑنا شروع ہو جاتا ہے کیونکہ فارمر اپنی ضرورت سے زیادہ کاٹتا نہیں اور اس طرح اگلی کٹائی ضائع کر لیتا ہے۔ قابلِ عمل حل یہ ہے کہ اس کو خشک کر کے محفوظ کر لیا جائے اور جب برسیم ختم ہونے کے بعد جانوروں کو چری کھلانی شروع کی جائے تو خشک برسیم کو اس چری کے ساتھ ملا کر جانوروں کو دی جائے تاکہ پیداوار متاثر نہ ہو وگرنہ برسیم ختم ہونے کے بعد چری کھلانے سے دودھ کی پیداوار میں کمی ہو جاتی ہے کیونکہ دونوں چاروں کی غذائیت میں بہت زیادہ فرق ہے۔

☆ کھرلیوں کی روزانہ اچھے طریقے سے صفائی کریں۔

☆ کھرلیوں میں نمک کے ڈلے رکھیں۔

☆ اگر پانی پلانے کے لیے کھرلی وغیرہ بنائی گئی ہے تو کم از کم ہر ہفتے اسے اچھی طرح صاف کر کے لال دوائی ڈالیں۔

3۔ ونڈہ

فارمر حضرات کی اکثریت کھل بنولہ کو جانوروں کے لیے متوازن غذا تصور کرتی ہے لیکن صرف کھل بنولہ ایک مکمل اور متوازن غذا نہیں ہے۔ ایک تو اس کی قیمت زیادہ ہے اور دوسرا اس سے جانور کی غذائی ضرورت پوری نہیں ہوتیں۔ نتیجتاً دودھ کی پیداوار کم ہو جاتی ہے۔

☆ حاملہ جانور کو بچہ دینے سے دو ماہ قبل 1.5 کلوگرام ونڈہ کھلانا شروع کر دیں۔ بچہ دینے کے بعد ونڈے کی مقدار بڑھا دیں اور اس میں روزانہ کوئی معیاری منرل مکسچر بحساب 100 گرام فی دن ملائیں اور کم از کم 20 دن تک دیں۔

ذیل میں چند غذائی آمیزے دیئے گئے ہیں۔

دودھیل جانوروں کے لئے متوازن غذائی آمیزے

(1)

نام اجزاء	فیصد تناسب
کھل بنولہ	18
کھل مکئی (میظ گلوٹن فیڈ 20 فیصد)	20
چوکر گندم	14
رائس پالشنگ	15
دَلی ہوئی مکئی	12
راب (شیرہ)	19
نمک خوردنی	1
چورہ ہڈی (ڈی سی پی)	1

(2)

نام اجزاء	فیصد تناسب
توریا کھل	13
چوکر	28
کھل بنولہ	12
سرسوں میل	9
دَلی ہوئی مکئی	20
شیرہ	15
یوریا	1
نمکیاتی آمیزہ	2

(3)

نام اجزاء	فیصد تناسب
کھل بنولہ	30
کھل سرسوں	20
چوکر گندم	19
برادہ چاول	15
شیرہ	14
خوردنی نمک	1
چورہ ہڈی (ڈی سی پی)	1

(4)

نام اجزاء	فیصد تناسب
کھل بنولہ	34
گوارمیل	10
چوکر گندم	15
چوکر مکئی	19
برادہ چاول	10
شیرہ	10
نمک	1
چورہ ہڈی (ڈی سی پی)	1

ان میں سے کوئی ایک جس کے اجزاء آسانی سے دستیاب ہوں استعمال کیا جا سکتا ہے۔معیاری چورہ ہڈی استعمال کریں۔دودھ کی پیداوار کے پہلے 3 لیٹر دودھ چھوڑ کر ہر تین لیٹر کے لیے ایک کلوگرام ونڈہ دیں۔ونڈے کی اس مقدار کو دو حصوں میں تقسیم کر کے دودھ نکالتے وقت دیں۔چورہ ہڈی پی لائز کا استعمال کریں۔

کئی فارمر روٹیاں ونڈے میں استعمال کرتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں لیکن یہ ضروری ہے کہ یہ روٹیاں خشک اور اُلی سے پاک ہوں۔جو دوسرے اجزاء ونڈے میں شامل کیے جا رہے ہیں وہ بھی اُلی سے پاک ہونے چاہئیں ورنہ جانور کی قیمت اور پیداوار پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔

4۔ پانی کی فراہمی

جانوروں کو تازہ اور صاف ستھرا پانی ہر وقت مہیا کریں ہو سکے تو ایسا پانی فراہم کریں جو انسانی

استعمال کے بھی قابل ہو۔گرمیوں میں کم از کم چار دفعہ اور سردیوں میں دو دفعہ پانی پلائیں۔تحقیق سے یہ ثابت ہوا ہے کہ اگر جانوروں کی پانی تک رسائی ہر وقت یقینی بنا دی جائے تو دودھ کی پیداوار میں اسے دو لیٹر فی جانور روزانہ اضافہ ہو جاتا ہے۔

5۔ موسم کی شدت سے بچاؤ

دودھیل جانوروں کو گرمی کی شدت سے بچانے کے لیے ہوادار جگہ پر رکھیں۔یا دوپہر کے وقت درختوں کے نیچے باندھیں، بھینسوں کو تالاب میں نہلانے کا بندوبست کریں۔سردیوں میں ایسی جگہ رکھیں جہاں سردی کی شدت نہ ہو۔رات کو جانوروں کو ایسے کمروں میں باندھیں جن میں کوئی نہ کوئی روشن دان ہوتا کہ ہوا کی مناسب آمد ورفت ہو سکے اور گندی ہوا جانوروں کی صحت کو متاثر نہ کرے۔گرمی کی شدت کم کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ جانوروں کو خوراک نسبتاً ٹھنڈے اوقات یعنی صبح سویرے اور شام کے وقت کھلائی جائے۔

6۔ بیماریوں سے بچاؤ

گائیوں، بھینسوں سے زیادہ دودھ لینے کے لیے ضروری ہے کہ وہ تندرست رہیں اس ضمن درج ذیل سفارشات پر عمل کریں۔

- ☆ سال میں دو مرتبہ اندرونی کرموں کی دوائی پلائیں۔
- ☆ چیچڑوں وغیرہ سے نجات کے لیے نیگاوان / نیوا گان یا سائپر میتھرین استعمال کروائیں۔
- ☆ گل گھوٹو اور منہ کھر کی ویکسین بروقت کروائیں۔
- ☆ سوزشِ حیوانہ سے بچاؤ کے لیے مسٹائٹس کنٹرول پروگرام پر عمل کریں۔
- ☆ جانوروں کے ہاضمے کو درست کرنے کے لیے سٹامک پاؤڈر برقت استعمال کریں یہ بازار میں دستیاب ہے اور گھر میں بھی تیار کیا جا سکتا ہے۔

☆ بیماری کی صورت میں فوراً علاج کروائیں۔

اس ضمن میں یہ ضروری ہے کہ باڑے کی اچھی طرح صفائی کریں۔ گندگی کے ڈھیر باڑے میں موجود نہیں ہونے چاہئیں اور باڑے میں کسی قسم کے سوراخ بھی نہ ہوں اور اگر ہیں تو ان کو بند کرنے کے بعد سپرے کریں۔ سپرے کے لیے سائپرمیتھرین بحساب **2** ملی لیٹر فی کلوگرام پانی استعمال کریں اور یہی دوائی بحساب **1** ملی لیٹر فی کلوگرام پانی جانوروں کے جسم پر ملنے یا نہلانے سے چیچڑیوں کا خاتمہ ممکن ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دونوں کام یعنی جانوروں کے جسم پر دوائی کا استعمال اور باڑے کی سپرے ایک وقت میں کریں ورنہ چیچڑیوں کا خاتمہ مکمل طور پر ممکن نہیں۔

7۔ چوائی

دودھ نکالنے کے لیے آکسی ٹوسن ٹیکے کا استعمال ہرگز نہ کریں۔ بہتر یہ کہ بچھڑے کٹڑے کو بھی مصنوعی طریقے سے دودھ پلائیں اور دودھ اتارنے کے لیے ونڈے کا استعمال کریں لیکن اگر بچے کا استعمال ضروری ہے تو پہلے اس کی ماں کا حیوانہ اور تھن اچھی طرح صاف کریں اور دودھ اتارنے کے بعد بچے کے منہ میں انگلی ڈال کر تھن سے الگ کریں۔ چوائی سے پہلے اچھے طریقے سے ہاتھ دھوئیں اور رانگوٹھا دبا کر چوائی نہ کریں۔ دودھ نکالتے وقت جانور آرام دہ اور پرسکون ماحول مہیا کریں۔ مار پیٹ ہرگز نہ کریں۔ اگر جانور دودھ دینے سے انکاری ہو تو اس کے سامنے رکھا ہوا ونڈہ اٹھالیں اور تھوڑی دیر بعد پھر کوشش کریں۔

8۔ چھانٹی کرنا

ہر سال نکمے یعنی کم پیداوار دینے والی یا جانوروں کو بیچ دیں اور ان کی جگہ اچھے جانوروں کا انتخاب کریں۔ اس ضمن میں یہ ضروری ہے کہ فارم پر پیدا ہونے والی کٹڑیوں، بچھڑیوں کی سائنسی انداز سے پرورش ونگہداشت کریں تا کہ وہ مناسب عمر پر اپنی پیداواری زندگی کا آغاز کر دیں۔

9- نسل کشی

کسی بھی گائے بھینس سے زیادہ پیداوار لینے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی عمر میں زیادہ بچے پیدا کرے۔ اس ضمن میں یہ ضروری ہے کہ کٹڑیوں، بچھڑیوں کی سن بلوغت کی عمر کم ہو۔ اس وقت فارمرز کی سطح پر جھوٹیاں تقریباً **4** سال کی ہو کر اور ویہڑیاں ڈھائی تین سال کی ہو کر گابھن ہو رہی ہے۔ بہتر نگہداشت سے ان جانوروں کی سن بلوغت کے عمر سے ایک سے ڈیڑھ سال کمی کی جاسکتی ہے۔ جب ان جانوروں کا جسمانی وزن اپنے کل وزن کا تقریباً **60** سے **65** فیصد ہو جائے تو ان کی نسل کشی ہو جانی چاہیے۔ دودھیل جانور کو بچہ دینے کے دو سے تین ماہ کے اندر اندر گابھن ہو جانا چاہیے تا کہ دو بچوں کا درمیانی وقفہ کم رہے اور وہ زیادہ سوئے دے کر دودھ کی پیداوار میں اضافہ کر سکیں بصورت دیگر ان کا بروقت معائنہ کروائیں۔ اگر جانور بچہ دینے کے بعد **40** دن کے اندر اندر روگ میں جائے تو نسل کشی نہ کروائیں۔

☆ اگر جانور اعضائے تولید سے گندا مواد پھینک رہا ہو تو فوراً علاج کروائیں۔ کیونکہ اس مسئلے میں جانور حاملہ نہیں ہوتا لیکن بار بار گرمی میں آتا ہے جس کی وجہ سے دودھ کی پیداوار میں کمی آجاتی ہے۔